(ب) : ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ائمہ اہل بیتِ اطہار کے تعارف اور سیرت و کردار سے واقفیت حاصل کر سکیں اور عملی زندگی میں ان کے کردار کو اپنا سکیں۔
- ائمہ اہل بیتِ اطہار کا تعارف جان سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کے علم و تقویٰ کو سمجھ سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کی صفات و اخلاق کا جائزہ لے سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کی دینی و سماجی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کی علمی خدمات سے رہنمائی حاصل کر کے علم کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کی اصلاحی کوششوں سے سبق حاصل کر کے اصلاح معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنے والے بن سکیں۔
- ائمہ اہل بیت اطہار کی صفات و اخلاق جان کر ان کی پیروی کرنے والے بن سکیں۔

وہ ہستیاں جنھوں نے اسلام کی آبیاری اور بقا کے لیے اپنی جان کے نذرانے پیش کیے اور امت مسلمہ کی فکری، علمی، روحانی و اخلاقی، سیاسی، سماجی اور مذہبی راہ نمائی کے لیے مختلف شعبہ ہائے جات میں نمایاں خدمات سر انجام دیں، ان میں اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، فقہائے کرام، محدثین کرام، مفسرین کرام اور مفکرین عظام شامل ہیں۔ ذیل میں ائمہ اہل بیت کا تذکرہ جلیلہ کیا جا رہا ہے:

سوال 1 ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف بیان کریں۔

جواب: ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

حضرت علی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ پینتیس (35) ہجری میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرصۂ خلافت پانچ سال سے کچھ کم ہے۔ انیس (19) رمضان المبارک چالیس (40) ہجری میں فجر کی نماز کے وقت ابن ملجم نامی ایک خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تلوار سے حملہ کیا جس کی وجہ سے آپ کرم اللہ وجہہ اکیس (21) رمضان المبارک کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کوفہ میں ہوئی اور وہیں آپ کرم اللہ وجہہ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے آپ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔" (صحیح بخاری: 3700) "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

یہ عظیم جملہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قربتِ نبوی اور ان کے بلند مقام کا واضح اظہار ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ (صحیح بخاری: 4210)

"میں کل پرچم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔"

پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو علم عطا فرمایا۔

stepacademyofficial.com

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت:

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (صحیح بخاری: 2704)

"بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

یہ حدیث امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حلم، سیاست، اور امت کو خونریزی سے بچانے کی عظیم قربانی کو بیان کرتی ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔ (صحیح بخاری: 3753، صحیح مسلم: 2421)

"یا اللہ! میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔"

یہ حدیث امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہُمَا کی محبت کو دینی محبت قرار دیتی ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کی ولادت شعبان کے مہینے میں چار (4) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ولادت کی خبر سن کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے، دعا فرمائی اور آپ کا نام "حسین" رکھا۔

اکسٹھ (61) ہجری میں میدانِ کربلا میں دریائے فرات کے کنارے آپ نے یزیدی فوج کے ظلم و جبر کا مقابلہ کیا۔ آپ کے قافلے میں اہل بیت اور چند جان نثار ملا کر کل بیاسی (82) افراد تھے جبکہ یزیدی فوج بائیس ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اٹھارہ اہل بیت اور چوّن جانثاروں کے ساتھ 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں عظیم قربانی دی اور شہادت کے عظیم مقام پر فائز ہوئے۔ آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک ایسا المیہ تھی جس نے حق اور باطل کے درمیان ہمیشہ کے لیے ایک واضح حد قائم کر دی۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔ (صحیح بخاری: 3753، صحیح مسلم: 2421)

"یا اللہ! میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔"

ائمہ اہل بیت اطہار کی علمی، دینی اور روحانی خدمات تاریخ اسلام کا ایک درخشاں باب ہیں۔ ان عظیم ہستیوں نے دین کیحفاظت، علم کے فروغ اور امت کی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کیا۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (عبادت گزاروں کی زینت):

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "علی" تھا اور آپ کا مشہور لقب "زین العابدین" (عبادت گزاروں کی زینت) ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 38 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری زندگی عبادت، زہد، تقویٰ، حلم اور اخلاص میں بسر کی۔ 95 ہجری میں محرم الحرام کے مہینے میں مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا۔

stepacademyofficial.com

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا شمار ان جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے جنہوں نے دین کی روحانی قدروں کو زندہ کیا۔ آپ کو "سجاد" (بہت زیادہ سجدہ کرنے والا) کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ مشہور مؤرخ ابن کثیر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"حضرت امام زین العابدین اپنے وقت کے سب سے بڑے زاہد، عابد اور سخی انسان تھے۔" (البدایہ والنہایہ، جلد 9، صفحہ 113)

حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ:

حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے فرزند اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پوتے ہیں۔

آپ کا اسم گرامی "محمد" اور لقب "باقر" ہے، جس کے معنی ہیں "علم کو چیر کر گہرائی تک پہنچنے والا"۔ آپ کی ولادت ستاون (57) ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کا سلسلہ نسب ماں اور باپ دونوں طرف سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، اور والدہ فاطمہ بنت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں، جو حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحب زادی تھیں۔ آپ کی علمی خدمات میں یہ امتیازی کارنامہ بھی شامل ہے کہ آپ کی تجویز پر اسلامی سلطنت میں اسلامی سکہ جاری کیا گیا، اس سے قبل رومی سکہ رائج تھا۔

حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت:

ائمہ کرام اور محدثین کے مطابق آپ علم، زہد، عبادت اور دین فہمی میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا:

"میں نے امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں دیکھا۔" (تذکرۃ الحفاظ، جلد 1، صفحہ 125)

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ:

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا نام "جعفر"، کنیت "ابو عبداللہ" اور لقب "صادق" ہے، جس کا مطلب ہے "سچ بولنے والا، راست گو"۔ آپ 82 رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

آپ امام محمد باقر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے صاحبزادے، امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے پوتے اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کی والدہ ام فروہ، محمد بن ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پوتی تھیں، جن کے والد قاسم بن محمد بن ابی بکر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ مدینہ کے سات بڑے فقہاء میں شامل تھے۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی وفات 148 ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت:

آپ علم و عمل، فقہ و حدیث اور زہد و تقویٰ کے میدان میں بلند مقام رکھتے تھے۔ امام مالک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے:

"میں جب بھی امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مجلس میں حاضر ہوتا، تو علم و تقویٰ کا سمندر موجیں مارتا نظر آتا۔" (الانتقاء، صفحہ 95)

stepacademyofficial.com

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (صبر و برداشت کا عظیم پیکر) :

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ، حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام "موسیٰ" اور لقب "کاظم" ہے۔ "کاظم" کا معنی ہے: "غصہ ضبط کرنے والا"۔ غصہ ضبط کرنے، صبر و برداشت اور حلم کی اعلیٰ صفات کی وجہ سے آپ کو "کاظم" کہا جاتا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ولادت 128 ہجری میں ہوئی۔ آپ نے 55 سال کی عمر میں 183 ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی حیات طیبہ زہد، عبادت، علم، حلم اور تقویٰ کا حسین نمونہ تھی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت :

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علم، زہد، سخاوت، عبادت اور حلم میں اپنے وقت کی ایک ممتاز شخصیت تھے۔ آپ کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ اپنے جابر دشمنوں کے مظالم پر بھی صبر کرتے اور کبھی اپنی زبان یا ہاتھ سے بدلہ نہ لیتے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زندگی حلم، صبر، علم اور زہد کا پیکر تھی۔ آپ کی سیرت امت مسلمہ کے لیے صبر و استقامت، بردباری اور اخلاقِ حسنہ کا زندہ نمونہ ہے۔ آج بھی اگر ہم ان کی تعلیمات کو اپنائیں تو دنیا میں امن، محبت اور خیر کا غلبہ ممکن ہو سکتا ہے۔

حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :

علم و حلم کا درخشندہ ستارہ:

حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ، حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرزند ہیں۔ آپ کا نام "علی" اور کنیت "الرضا" ہے۔ "الرضا" کا مطلب ہے "اللہ کی رضا اور خوشنودی پانے والا"۔ آپ کی ولادت 148 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بڑے اہتمام سے فرمائی۔ حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 49 سال کی عمر میں 203 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت :

حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے دور میں علم، حلم، سخاوت، عبادت اور اخلاقِ حسنہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کا زہد اور توکل، اللہ تعالیٰ پر بے پناہ اعتماد، اور مخلوق سے حسن سلوک آپ کی امتیازی شان تھی۔

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :

پرہیزگاری کا درخشندہ نمونہ:

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ، حضرت امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرزند ہیں۔ آپ کا نام "محمد" اور لقب "تقی" ہے، جس کا مطلب ہے: "بہت پرہیزگار"۔ آپ کی ولادت 195 ہجری میں ہوئی۔ حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بچپن ہی سے زہد، عبادت، علم اور تقویٰ کی روشن مثالیں قائم کیں۔ آپ کی وفات 220 ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت :

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کم عمری کے باوجود علم، حلم اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بچپن ہی سے آپ کو ایسا علمی

stepacademyofficial.com

وقار حاصل تھا کہ بڑے بڑے علما اور فقیہ آپ کی مجالس میں حاضر ہوتے اور علم و حکمت سے فیضیاب ہوتے تھے۔

حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :

پاکیزگی اور علم کا روشن مینار :

حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام "علی" اور لقب "نقی" ہے۔ "نقی" کا مطلب ہے: "صاف ستھرا، خالص اور پاکیزہ"۔ آپ کی ولادت 214 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کو عبادت، علم، زہد اور اخلاقِ حسنہ سے مزین کیا۔ حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا وصال 254 ہجری میں ہوا۔

حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت :

حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علم، حلم، تقویٰ، زہد اور سیرت و کردار کی اعلیٰ مثال تھے۔ آپ کا زہد اور دنیا سے بے رغبتی ایسی تھی کہ آپ کی مجلسوں میں اللہ کیاد اور علم و حکمت کا نور برسایا جاتا تھا۔ علامہ ابن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

"امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ زہد و ورع، عبادت، علم اور اخلاص میں اپنے وقت کے امام تھے، ان کی زندگی طہارتِ قلبی اور علم و فضل کا کامل نمونہ تھی۔" (البدایہ والنہایہ، جلد 11، صفحہ 263)

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :

صبر و علم کا روشن مینار :

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، حضرت امام علی نقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرزند ہیں۔ آپ کا نام "حسن" اور لقب "عسکری" ہے۔ "عسکری" لقب آپ کو اس وجہ سے ملا کہ آپ نے عراق کے علاقے "عسکر" (سرّ من رائے کے قریب) میں قیام فرمایا۔ آپ کی ولادت 232 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زندگی کا بڑا حصہ قید و بند کی صعوبتوں میں گزرا، لیکن آپ نے ان سخت حالات میں بھی دینی، علمی اور اصلاحی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ آپ کی عمر مبارک صرف 28 سال ہوئی، لیکن اس مختصر زندگی میں آپ نے علم، صبر، تقویٰ اور دینی خدمت کی ایسی روشن مثالیں قائم کیں جو تاریخِ اسلام کا ایک درخشاں باب ہیں۔ آپ کی وفات 260 ہجری میں ہوئی۔

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی فضیلت :

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو علم و فضل، زہد و عبادت، حلم و بردباری اور صبر و استقامت میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ مشکل ترین حالات میں بھی آپ نے دین اسلام کی تعلیم، قرآن و سنت کی اشاعت اور امت کی دینی رہنمائی کا فرض انجام دیا۔ علامہ ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

"حضرت حسن عسکری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علم، حلم، عبادت اور زہد میں اپنے وقت کے بہترین لوگوں میں سے تھے، اور ان کی فضیلت پر امت کے اہلِ علم کا اتفاق ہے۔" (سیر اعلام النبلاء، جلد 13، صفحہ 119)

حضرت امام محمد مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :

امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ظہور قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے، اور ان کے بارے میں متعدد صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں

stepacademyofficial.com

جن میں اُن کے نام، صفات، اور کردار کا ذکر موجود ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

المهدی من عترتی من ولد فاطمة

"مہدی میری عترت (نسل) میں سے ہوں گے، فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے" (سنن ابی داود: ۴۲۸۴)

امام مہدی کا اصل نام:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ان کا نام میرے نام جیسا ہو گا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہو گا۔"

(یعنی ان کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا) اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے نزدیک مبعوث فرمائے گا، وہ سیرت واخلاق میں میرے مشابہ ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وزیادتی سے بھری تھی۔ (سنن ابی داود: 4284/90)

اہلِ سنت کے نزدیک امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے بلکہ وہ قربِ قیامت کے وقت پیدا ہوں گے۔

اہل تشیع کے ہاں حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش دوسو پچپن 255 (ہجری میں ہو چکی ہے۔ وہ امام غائب ہیں اور قرب قیامت ظاہر ہوں گے۔

امام مہدی ایک نیک، صالح اور عادل مسلمان ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اسلام کی تجدید اور ظلم کے خاتمے کے لیے مبعوث فرمائے گا۔ ان کی حکومت عدل وانصاف سے بھرپور ہوگی۔ امام مہدی کے بارے میں روایت ہے کہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہو گی۔

سوال 2: ائمہ اہلِ بیت کی صفات واخلاق: وفاداری، شجاعت اور امانت داری پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ائمہ اہلِ بیت کی صفات واخلاق: وفاداری، شجاعت اور امانت کا روشن نمونہ:

ائمہ اہلِ بیت اطہار اسلام کے ایسے تابندہ ستارے ہیں جن کی سیرت میں وفاداری، شجاعت، صدق وامانت، علم، حلم، زہد اور قربانی وغیرہ کے اعلیٰ نمونے پوشیدہ ہیں۔ ان کی حیاتِ مبارکہ دینِ اسلام کی عملی تصویر اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کا عکس ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی صفات واخلاق

قبولِ اسلام میں سبقت:

نوعمر لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے ابتدائی دور میں ہی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لا کر دینِ حق کا دامن تھام لیا۔

اخوت وبھائی چارہ:

مواخاتِ مدینہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا بھائی قرار دیا، جس سے ان کی قربت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور فضیلت کا مقام ظاہر ہوتا ہے۔

جنت کی بشارت:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں جنہیں "عشرہ مبشرہ" کہا جاتا ہے، یعنی

stepacademyofficial.com

وہ خوش نصیب ہستیاں جنہیں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی خوش خبری دی۔

غزوۂ خیبر میں عظیم شرف:

غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔"

اگلے دن یہ عظیم جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کیا گیا، جس سے ان کی عظیم الشان روحانی و عسکری فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ بیت اطہار کے وہ روشن چراغ ہیں جن کی زندگی علم، عبادت، اخلاق، سخاوت اور حلم کا عملی نمونہ تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کی فضیلت کو بارہا امت کے سامنے بیان فرمایا اور ان سے بے حد محبت کا اظہار فرمایا۔

جنتی نوجوانوں کے سردار:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہُمَا کے بارے میں فرمایا:

"جنتی نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین ہیں۔" (جامع ترمذی: 3768)

یہ عظیم بشارت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور جنت میں ان کے بلند مرتبے کا کھلا اعلان ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت اور دعا:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنْہُمَا کے بارے میں فرمایا:

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3769)

یہ دعا ظاہر کرتی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی محبت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کتنی گہری اور خصوصی تھی، اور یہ کہ ان سے محبت کرنا ایمان اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سخاوت اور امت کے اتحاد کے علمبردار:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ سخاوت، زہد، صبر، حلم، دین داری اور امت کے اتحاد کے لیے بے مثال قربانی کا عملی نمونہ ہے۔ آپ نے ہر قدم پر امتِ مسلمہ کی بھلائی، اتحاد اور خیر خواہی کو اپنے ذاتی مفادات پر مقدم رکھا۔

سخاوت اور فیاضی کا درخشاں نمونہ:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اسلام کے سب سے زیادہ سخی اور فیاض لوگوں میں ہوتا ہے۔

stepacademyofficial.com

آپ کا یہ وصف بے مثال تھا کہ:

تین مرتبہ آپ نے اپنا آدھا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

ایک مرتبہ ایک ضرورت مند شخص دس ہزار درہم کے لیے دعا کر رہا تھا، حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو فوراً گھر جا کر دس ہزار درہم اس کے پاس بھجوا دیے۔ (ماخذ: ابن عساکر، جلد 4، صفحہ 214)

آپ کی سخاوت و فیاضی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی ذاتی خواہشات کو قربان کرنے والے تھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

صبر، عبادت اور عظمت کا درخشاں مینار:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے نواسے اور اہلِ بیتِ اطہار کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کی زندگی قربانی، صبر، عبادت، سخاوت، تواضع اور دین داری کا روشن نمونہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے زیرِ تربیت پرورش:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً سات (7) سال تک نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی براہِ راست تربیت میں پرورش پائی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ان سے غیر معمولی محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اتباع میں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خصوصی محبت اور اکرام کرتے تھے۔

خلفائے راشدین اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے وصال کے بعد خلفائے راشدین، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بھی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے اور انہیں نہایت عزت و احترام کا مقام دیتے تھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد فیاض اور متقی تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

سخاوت اور مہمان نوازی: غریبوں اور حاجت مندوں کی دل کھول کر مدد کرتے تھے۔

عبادت گزاری: نماز سے بے حد شغف رکھتے اور کثرت سے روزے رکھتے۔

نیک اعمال: ہمیشہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں مشغول رہتے۔

تواضع اور صبر: نہایت متواضع مزاج رکھتے اور مصیبتوں پر صبر و شکر کا مظاہرہ کرتے۔

تقویٰ اور خدا خوفی: ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ محبتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم، عباداتِ الٰہی، سخاوت، صبر، تقویٰ اور قربانی کی

stepacademyofficial.com

درخشاں مثال ہے۔ ان کی سیرت امت مسلمہ کو یہ درس دیتی ہے کہ حق پر استقامت، اللہ پر توکل، مخلوق کے ساتھ شفقت، اور صبر و رضا کی روش اپنانا کامیابی کا راستہ ہے۔

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

عبادت، سخاوت اور علم کا درخشندہ چراغ:

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اہل بیت اطہار کے جلیل القدر امام ہیں جن کی زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت، سخاوت، علم، خشیت اور حلم کا حسین امتزاج تھی۔

عبادت میں کمال:

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ نوافل کی کثرت کی وجہ سے آپ "زین العابدین" (عبادت گزاروں کی زینت) کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کی راتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریزی اور گریہ وزاری میں گزرتیں۔ وضو کے وقت آپ کا چہرہ خوفِ الٰہی سے زرد پڑ جاتا تھا۔ جب لوگوں نے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا:

"تمھیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔"

یہ جملہ آپ کی خشیت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے شعور کا آئینہ دار ہے۔

رات کی تنہائیوں میں سخاوت:

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رات کے اندھیرے میں خفیہ طور پر مدینہ کے غریبوں اور حاجت مندوں میں صدقات و خیرات تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی سخاوت اور غربا پروری اس قدر نمایاں تھی کہ مدینہ کے بہت سے محتاج لوگ یہ جانتے بھی نہ تھے کہ ان کی مدد کون کر رہا ہے، اور آپ کی وفات کے بعد یہ راز کھلا۔

حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

عبادت، علم اور حکمت:

عبادت کا ذوق: حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زندگی میں عبادت و ریاضت سب سے محبوب مشغلہ تھا۔ آپ راتوں کو قیام، تلاوتِ قرآن اور دعا میں گزارتے تھے۔ علم و فضل میں بے مثال: حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے۔ آپ کا مشہور قول ہے: "آدمی کے عیب کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے وہ عیب کھولتا پھرے جن کو اپنی ذات میں پاکر چشم پوشی کرتا ہے۔" (بحوالہ: جامع بیانات الحکم)

علم کی عظمت کا بیان:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: "ابلیس کو ہزار عابدوں کی موت سے زیادہ ایک عالم کی موت محبوب ہے۔"

یہ ارشاد علم کی عظمت اور عالم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ: شب بیداری، علم اور غربا پروری:

stepacademyofficial.com

شب بیداری میں بے مثال:

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ شب بیداری اور عبادت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی راتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت، تلاوت، اور دعا میں گزرتی تھیں۔

علم و فقاہت میں بلند مقام:

آپ کا شمار تابعین کے جلیل القدر فقہا میں ہوتا ہے۔ آپ سے اکتسابِ علم کرنے والوں میں درج ذیل علما شامل ہیں:

امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، جابر بن حیان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، یہ علما آپ سے علم و حکمت کے موتی سمیٹتے اور آگے امت میں پھیلایا کرتے تھے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

خوش مزاجی، صبر اور خدمتِ خلق کا پیکر:

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ ائمہ اہل بیت میں سے ایک روشن اور درخشاں شخصیت ہیں، جن کی زندگی خوش اخلاقی، صبر، عبادت اور خدمتِ خلق کا حسین امتزاج تھی۔

خوش مزاجی اور نرم خوئی:

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اتنے خوش مزاج اور نرم دل تھے کہ آپ کو کبھی کسی کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرتے نہیں دیکھا گیا۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے اور شفقت و محبت کے ساتھ لوگوں سے گفتگو کرتے تھے۔ آپ کی نرمی اور اخلاق نے بہت سے دلوں کو فتح کیا اور دشمنوں کو بھی دوست بنا دیا۔

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

علم، فصاحت اور حکمت کا پیکر:

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اہل بیت اطہار کے وہ عظیم امام ہیں جنہوں نے کم سنی میں ہی علم، حکمت، فصاحت اور زہد کا بلند مقام حاصل کیا۔ آپ کی علمی، دینی اور اخلاقی خدمات نے امت مسلمہ میں علم و عرفان کی ایک روشن مثال قائم کی۔

فصاحت و بلاغت کا حسین امتزاج

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی گفت گو نہایت فصیح و بلیغ اور پراثر ہوتی تھی۔ لوگ آپ کی گفتگو سن کر مسحور ہو جاتے اور آپ کی زبانِ حق ترجمان سے علم و حکمت کے موتی سمیٹتے۔ آپ کی تقریر میں: روانی، حکمت، تاثیر اور دلنشینی ایسا حسن پایا جاتا تھا کہ بڑے بڑے علما اور فصحا بھی آپ کی مجالس میں خاموشی سے آپ کے کلمات کو سننے اور محفوظ کرنے کے مشتاق ہوتے۔

اقوال زریں:

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے حکیمانہ جملے آج بھی اہل علم کے لیے قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ کے اقوال نصیحت، حلم، دین داری اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کا طرزِ گفتگو ہمیشہ نرمی، دانائی اور گہری بصیرت کا حامل ہوتا۔

stepacademyofficial.com

علمی مجالس اور درس و تدریس:

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نشست زیادہ تر مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں ہوتی تھی۔ یہیں پر: علما، طلبہ اور عوام الناس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل پوچھتے اور علم کی سیرابی حاصل کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی محفلیں قرآن و سنت، فقہ، اخلاقیات اور سیرت پر مبنی ہوتی تھیں، جہاں سے ہزاروں لوگ علمی روشنی لے کر نکلتے۔

حضرت امام محمد تقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زندگی علم، حکمت، فصاحت، عبادت، اور اخلاقِ حسنہ کا عملی نمونہ ہے۔ آپ نے اپنی کم عمری کے باوجود علم و عمل کے وہ روشن نقوش چھوڑے جو آج بھی اہلِ علم اور دین دار مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

سوال 3: ائمہ اہلِ بیت کی صفات و اخلاق اور ان کی علمی خدمات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: ائمہ اہلِ بیت نے دینِ اسلام کی علمی بنیادوں کو مستحکم کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ ان کے علوم، افکار، فقہ اور دینی خدمات نے امتِ مسلمہ کے فکری اور روحانی ورثے کو ہمیشہ کے لیے روشن کر دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، علم و حکمت کا آفتاب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ علم و فضل کی حامل شخصیت تھے۔ آپ کے علم کا اعتراف خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سمیت تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے:

"اگر علی میرے مشیروں میں نہ ہوتے تو عمر کب کا ہلاک ہو چکا ہوتا۔" (بحوالہ: تاریخ الخلفاء، صفحہ 127)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلفائے راشدین کے مشورہ ساز ادارے "مجلس شوریٰ" کے مستقل رکن رہے اور اہم ترین معاملات میں اپنی گہری بصیرت اور دینی بصارت سے رہنمائی فرماتے تھے۔

آپ کا علم فقہ، قضا، تفسیر اور اصولِ دین پر گہرا اثر ہے۔

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

: دعا، اخلاق اور علم کا مرجع سانحہ کربلا کے وقت حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عمر تیئس (23) سال تھی۔ اس وقت آپ سخت بیمار تھے اور اس عظیم سانحے میں بچ جانے والے افراد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں دعا، اخلاق، صبر اور علم کی روشنی پھیلانے کا عظیم فریضہ انجام دیا۔

علمی خدمات:

صحیفۂ سجادیہ:

آپ کی دعاؤں کا عظیم مجموعہ "صحیفۂ سجادیہ" کے نام سے معروف ہے، جو اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی، خشوع اور روحانی ادب کے ساتھ کی گئی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب آج بھی دعا، اخلاق اور تربیتِ نفس کا عظیم سرمایہ مانی جاتی ہے۔

رسالۃ الحقوق:

آپ کی دوسری عظیم علمی کاوش "رسالۃ الحقوق" ہے، جس میں انسانی حقوق، ذمہ داریوں، اللہ تعالیٰ، والدین، استاد، ہمسایہ، حکومت اور دیگر طبقات سے تعلقات پر نہایت جامع اور خوب صورت انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

ائمہ اہلِ بیت کی علمی خدمات امت کے لیے ایک روشن ورثہ ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علم و فقہ سے لے کر حضرت

stepacademyofficial.com

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور حقوق کی تعلیمات تک، ان بزرگوں نے علم، عمل، اخلاص اور قربانی کی ایسی مثالیں قائم کیں جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے ہدایت کا چراغ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق اور امام علی رضا:

امام جعفر صادق اور امام علی رضا رحمہا اللہ، ائمہ اہل بیت نے علم و حکمت کی خدمت کے ذریعے امت مسلمہ کی فکری، دینی اور عملی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ ان میں خاص طور پر حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کا علمی کردار بے حد نمایاں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ علم کے دریا کا منبع ہیں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے میدان میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیے۔ آپ کی علمی مجلسیں فقہ، حدیث، تفسیر، سیرت، طب اور طبیعیات جیسے علوم کا مرکز تھیں۔

علمی خدمات:

آپ سے ہزاروں طلبہ نے علم حاصل کیا۔ آپ کے شاگردوں نے آپ کے علوم کو پورے اسلامی ریاست میں پھیلایا۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں شامل ہیں:

- امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (مشہور فقیہ)
- جابر بن حیان رحمۃ اللہ علیہ (عظیم مسلمان سائنس دان)

ائمہ اہل بیت، بالخصوص حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی معاشرت، فقہ، دینی تعلیم اور علمی تحقیق کے میدان میں انمٹ نقوش چھوڑے۔ ان کی علمی خدمات نے امت مسلمہ کو دین کی گہری سمجھ، علم کا ذوق، فکری وسعت، اور اخلاقی بلندی عطا کی۔

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ:

علم، صبر اور یادِ الٰہی کا روشن نمونہ:

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ اہل بیت کے عظیم علما اور فقہا میں سے ہیں، جنھوں نے علم، حلم، زہد، صبر اور عبادت کے حسین امتزاج سے امت کو روشنی عطا کی۔

عظیم محدث:

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے۔ آپ سے کئی احادیث مروی ہیں جن میں دین کی تعلیمات، اخلاقیات اور فکری نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ نے علم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا، اور آپ کی علمی مجالس میں طلبہ اور علما دور دراز سے حاضر ہوتے تھے۔

علم کی نشر و اشاعت:

قید سے آزادی کے بعد آپ نے دین کی تعلیم اور علم کے فروغ کا سلسلہ پھر سے جاری فرمایا۔ بہت سے طلبہ نے آپ سے علم حدیث، فقہ اور اخلاقیات میں اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کی علمی محفلیں قرآن، حدیث اور دین کی حقیقی روح کو اجاگر کرنے والی مجالس ہوا کرتی تھیں۔

حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی علم، عبادت، زہد، صبر اور اللہ کی رضا پر قناعت کی روشن مثال ہے۔ آپ نے مشکل

stepacademyofficial.com

ترین حالات میں بھی دین کی تعلیم، صبر و استقلال اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی کمی نہ آنے دی۔ ان کی سیرت آج بھی امت مسلمہ کے لیے صبر، علم، توکل اور عملِ صالح کا عملی سبق ہے۔

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ

دہریت کے مقابلے اور علم کا فروغ:

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ اہل بیت اطہار کے ان عظیم ائمہ میں سے ہیں جنہوں نے نہ صرف عبادت، زہد اور تقویٰ میں بلند مقام حاصل کیا بلکہ دینی علوم کی حفاظت، فروغ اور باطل نظریات کے مقابلے میں بھی عظیم کارنامے سرانجام دیے۔

دہریت اور الحاد کے خلاف علمی جدوجہد:

حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ کا ایک عظیم کارنامہ دہریت اور الحاد کا پرچار کرنے والے فلاسفہ کا علمی اور فکری سطح پر مقابلہ تھا۔ آپ نے اپنی حکمت، علم اور دین فہمی کے ذریعے باطل نظریات کا رد کیا اور امت کو اعتقادی گمراہیوں سے بچایا۔ آپ کی مجالس میں علمی مناظرے، عقلی دلائل اور شرعی وضاحتوں کے ذریعے دین کی حقانیت کو اجاگر کیا جاتا تھا۔

علم حدیث اور تفسیر میں خدمات:

محدثین نے اپنی کتابوں میں حضرت امام حسن عسکری رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِ کی سند سے منقول احادیث ذکر کی ہیں، جو آپ کے علمی مرتبے اور حدیث فہمی میں مہارت کا واضح ثبوت ہیں۔ آپ کے بعض شاگردوں نے آپ کے علمی افادات کو مرتب کر کے مستقل کتابیں تالیف کیں۔

الغرض:

ائمہ اہل بیت اطہار کی زندگیاں علم، عمل، صبر، توکل، تقویٰ، حلم، سخاوت اور امت کی خیر خواہی کا مکمل نمونہ ہیں۔ ان کی سیرت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دینی استقامت، اخلاقِ حسنہ، مخلوق کی خدمت، اور علم و عبادت کی راہ ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ آج امت مسلمہ کو چاہیے کہ ائمہ اہل بیت کی تعلیمات کو اپنا کر اپنے ظاہر و باطن کو سنوارے اور ان کے نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے پرچم عطا فرمایا:

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ✓ (ب) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا:

(الف) مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔ ✓ (ب) عظیم ملک فتح کرے گا

(ج) کربلا میں شہید ہو گا (د) اہل بیت کی حفاظت کرے گا۔

stepacademyofficial.com

(iii) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی:

(الف) دو ہجری میں (ب) تین ہجری میں

(ج) چار ہجری میں ✓ (د) پانچ ہجری میں

(iv) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی:

(الف) ساٹھ ہجری میں (ب) اکسٹھ ہجری میں ✓

(ج) باسٹھ ہجری میں (د) تریسٹھ ہجری میں

(v) زین العابدین سے مراد ہے:

(الف) عبادت گزاروں کی زینت ✓ (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والا

(ج) امن قائم کرنے والا (د) دوسروں کا خیال رکھنے والا

(vi) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا:

(الف) جنت البقیع میں ✓ (ب) جنت المعلیٰ میں (ج) کربلا میں (د) نجف اشرف میں

(vii) حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات میں سے ہے:

(الف) سن ہجری کا اجراء (ب) اسلامی سکے کا اجراء ✓

(ج) قرآن مجید پر اعراب کا اہتمام (د) احادیث کی تدوین

(viii) باقر کا معنی ہے؟

(الف) علم کو چیر کر گہرائی تک پہنچنے والا ✓ (ب) علم کی شمع

(ج) علم پھیلانے والا (د) علم کی روشنی

(ix) کاظم کا معنی ہے:

(الف) غصہ ضبط کرنے والا ✓ (ب) کثرت سے خرچ کرنے والا

(ج) دوسروں کی خدمت کرنے والا (د) سخت محنت کرنے والا

(x) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ہے:

(الف) 180 ہجری (ب) 181 ہجری (ج) 182 ہجری (د) 183 ہجری ✓

(xi) حضرت امام حسن عسکری کی زندگی کا زیادہ عرصہ گزرا:

(الف) قید و بند میں ✓ (ب) تصنیف و تالیف میں

(ج) سیر و سیاحت میں (د) اللہ کے رستے جہاد میں

(xii) حضرت امام مھدی کے باپ کا نام ہوگا:

(الف) عبداللہ ✓ (ب) حسن (ج) محمد (د) علی

(xiii) حدیث مبارک "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" کا مصداق ہیں:

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ ✓ (ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (د) حضرت انس رضی اللہ عنہ

stepacademyofficial.com

(xiv) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں:

(الف) امام اعظم ابو حنیفہ ✓ (ب) امام قسطلانی (ج) سعید بن مسیب (د) امام بخاری

(xv) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زین العابدین کو قرار دیا:

(الف) مدینہ منورہ کا عظیم فقیہ ✓ (ب) حرمین شریفین کا امام

(ج) فقیہ اعظم (د) امت کا مجتہد

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت علی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ پینتیس (35) ہجری میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا عرصۂ خلافت پانچ سال سے کچھ کم ہے۔ انیس (19) رمضان المبارک چالیس (40) ہجری میں فجر کی نماز کے وقت ابن ملجم نامی ایک خارجی نے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے حملہ کیا جس کی وجہ سے آپ کرم اللہ وجہہ اکیس (21) رمضان المبارک کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کوفہ میں ہوئی اور وہیں آپ کرم اللہ وجہہ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

(ii) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے آپ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔" (صحیح بخاری: 3700) "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر ارشاد فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ۔ (صحیح بخاری: 4210)

"میں کل پرچم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔"

(iv) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (صحیح بخاری: 2704)

"بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔ (صحیح بخاری: 3753، صحیح مسلم: 2421)

stepacademyofficial.com

"یااللہ! میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔"

(vi) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت شعبان کے مہینے میں چار (4) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ولادت کی خبر سن کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، دعا فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام "حسین" رکھا۔

(vii) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: محرم الحرام اکسٹھ (61) ہجری میں میدانِ کربلا میں دریائے فرات کے کنارے آپ نے یزیدی فوج کے ظلم و جبر کا مقابلہ کیا۔ آپ کے قافلے میں اہل بیت اور چند جان نثار ملا کر کل بیاسی (82) افراد تھے، جبکہ یزیدی فوج بائیس ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے اٹھارہ اہل بیت اور چوّن جانثاروں کے ساتھ 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں عظیم قربانی دی اور شہادت کے عظیم مقام پر فائز ہوئے۔ آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک ایسا المیہ تھی جس نے حق اور باطل کے درمیان ہمیشہ کے لیے ایک واضح حد قائم کر دی۔

(viii) جنتی نوجوانوں کے سردار کون ہیں؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

"اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔" (سنن ترمذی: 3768)

"حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔"

(ix) ائمہ اہل بیت اطہار کی خدمات کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: ائمہ اہل بیت اطہار کی علمی، دینی اور روحانی خدمات تاریخ اسلام کا ایک درخشاں باب ہیں۔ ان عظیم ہستیوں نے دین کی حفاظت، علم کے فروغ اور امت کی اصلاح کے لیے بے مثال قربانیاں دیں اور اپنے لہو سے دین اسلام کی آبیاری کی

(x) حضرت امام زین العابدین کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "علی" تھا اور آپ کا مشہور لقب "زین العابدین" (عبادت گزاروں کی زینت) ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 38 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری زندگی عبادت، زہد، تقویٰ، حلم اور اخلاص میں بسر کی۔ 95 ہجری میں محرم الحرام کے مہینے میں مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا۔

(xi) حضرت امام زین العابدین کی عبادت و ریاضت اور خوف خدا کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ جب آپ وضو کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ خوفِ الٰہی سے متغیر ہو جاتا تھا۔ نماز میں اللہ تعالیٰ کی خشیت سے آپ کثرت سے روتے تھے اور سجدے میں دیر تک گریہ کرتے رہتے تھے۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی عبادت، خشیتِ الٰہی، زہد اور صبر کا کامل نمونہ ہے۔ آپ کی سیرت امت مسلمہ کے لیے ایمان، محبت، اطاعت اور قربانی کا ایک زندہ پیغام ہے۔ آپ کی تعلیمات آج بھی روحانی اصلاح اور قربِ الٰہی کے خواہاں مسلمانوں کے لیے چراغِ راہ ہیں۔

stepacademyofficial.com

(xii) **عالم کی فضیلت کے بارے میں حضرت امام زین العابدین کا ایک فرمان تحریر کریں۔**

جواب: آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: "ابلیس کو ہزار عابدوں کی موت سے زیادہ ایک عالم کی موت محبوب ہے۔"

(xiii) **حضرت امام زین العابدین کی شب بیداری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ شب بیداری اور عبادت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی راتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت، تلاوت، اور دعا میں گزرتی تھیں۔

(xiv) **حضرت امام موسیٰ کاظم کے حلم اور زہد کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔**

جواب: حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کبھی اپنے کسی ذاتی دشمن سے بدلہ نہیں لیا۔ جو لوگ آپ کو ستاتے، ان کے لیے بھی دعائیں کرتے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

"جو شخص اپنا غصہ ضبط کرے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔"

(xv) **حضرت امام جعفر صادق کی علمی خدمات بیان کریں۔**

جواب: امام جعفر صادق نے علم و حکمت کی خدمت کے ذریعے امت مسلمہ کی فکری، دینی اور عملی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ علم کے دریا کا منبع ہیں حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے علم کے میدان میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیے۔ آپ کی علمی مجلسیں فقہ، حدیث، تفسیر، سیرت، طب اور طبیعیات جیسے علوم کا مرکز تھیں۔ آپ سے ہزاروں طلبہ نے علم حاصل کیا۔ آپ کے شاگردوں نے آپ کے علوم کو پورے اسلامی ریاست میں پھیلایا۔

(xvi) **حضرت امام جعفر صادق کے شاگردوں کے نام تحریر کریں۔**

جواب: کا شمار تابعین کے جلیل القدر فقہا میں ہوتا ہے۔ آپ سے اکتسابِ علم کرنے والوں میں درج ذیل علما شامل ہیں:

امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ، جابر بن حیان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں:

(الف) حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ✓ (ب) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (د) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(ii) حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلافت سے دست بردار ہونے کی وجہ تھی:

(الف) صحت کی خرابی (ب) دو مسلمان گروہوں میں صلح ✓

(ج) درس و تدریس کی مصروفیت (د) مدینہ منورہ کی طرف روانگی

(iii) حضرت سیدنا امام زین العابدین کی دعاؤں پر مشتمل کتاب کا نام ہے:

(الف) صحیفۂ صادقہ (ب) صحیفۂ سجادیہ ✓ (ج) صحیفۂ صحیحہ (د) صحیفۂ جابر

stepacademyofficial.com

(iv) حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے شاگردوں میں شامل تھے:

(الف) جابر بن حیان ✓ (ب) ابو القاسم الزاہراوی (ج) بو علی سینا (د) ابو ریحان البیرونی

(v) حضرت حسن عسکری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا اہم کارنامہ ہے:

(الف) دہریت کارد ✓ (ب) مستشرقین کا مقابلہ (ج) مدعیان نبوت کا مقابلہ (د) خوارج کی سرکوبی

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نمایاں کارنامے تحریر کریں۔

جواب: حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غزوۂ خیبر میں بے مثال بہادری دکھائی، عدل و انصاف کا عملی نمونہ پیش کیا، خلفائے راشدین کے مشیر خاص رہے اور علم و فقہ کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا۔

(ii) عصر حاضر میں حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مفاہمتی کردار سے کیسے راہ نمائی لی جاسکتی ہے؟

جواب: حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امت کے اتحاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی، آج ہمیں بھی اختلافات کو ختم کر کے اتحاد، صلح اور امت کی بھلائی کو مقدم رکھنا چاہیے۔

(iii) حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی میں ہمارے لیے کیا راہ نمائی ہے، مختصر تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ حق و صداقت پر ڈٹ جانا چاہیے، ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہونا چاہیے اور دین کے لیے قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ عبادت گزاری، دعا و مناجات، صبر، زہد، تواضع اور سخاوت میں نمایاں مقام رکھتے تھے، ان کی علمی خدمات میں "صحیفۂ سجادیہ" اور "رسالۃ الحقوق" شامل ہیں۔

(v) حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے ہزاروں طلبہ کو دینی و عقلی علوم کی تعلیم دی، فقہ، حدیث اور طب جیسے میدانوں میں گراں قدر علمی سرمایہ امت کو عطا کیا، ان کے شاگردوں میں امام ابو حنیفہ اور جابر بن حیان جیسے عظیم علما شامل ہیں۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ **ائمہ اہل بیت کی صفات و اخلاق اور ان کی علمی خدمات پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر3

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ ائمہ اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شخصیات کے متعلق معلومات اکٹھی کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔

☆ ائمہ اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی فہرست بنائیں۔

☆ ائمہ اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی دینی و سماجی خدمات کے موضوع پر مذاکرہ کریں۔

stepacademyofficial.com